بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۵۲/۱۷	۳۱ اخاء ۱۳۴۲ ہش ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

گزشتہ تین چار روز سے حضور کی طبیعت ضعف اور اسہال کی تکلیف کے باعث ناساز چلی آرہی ہے۔ مورخہ ۲۶ اکتوبر کو دن بھر اسہال کے باعث ضعف بہت زیادہ رہا اور حرارت بھی ہوگئی۔ مورخہ ۲۷ اکتوبر کو دن بھر ضعف کی شکایت رہی۔ شام چھ بجے اسہال کی تکلیف شروع ہوگئی اور نو بجے تک نو مرتبہ اسہال ہوئے۔ رات کو بھی دو مرتبہ اسہال ہوئے اور بے چینی اور ضعف رہا۔ مورخہ ۲۸ اکتوبر کو صبح پھر چار دفعہ اسہال ہوئے۔ اس کے بعد دوپہر تک بتقول سے دو بار اسہال ہوئے۔ شام کے وقت حرارت بھی ہوگئی۔ رات بھی ایک دفعہ اجابت ہوئی اور بے چینی رہی۔

کل مورخہ ۲۹ اکتوبر کو دن بھر حضور کو تین بار اسہال ہوئے ضعف بھی رہا۔ شام کو حرارت بھی ہوگئی۔ اس وقت بھی بہت ضعف ہے۔

احباب جماعت تضرع اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ذکرِ الٰہی اور علمی و دینی مصروفیات کے پاکیزہ ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد

خدام الاحمدیہ کا بائیسواں سالانہ اجتماع خیر و خوبی اور نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا

۲۴۲ مجالس کے ۲۵۰۴ خدام کی شرکت گزشتہ سال کی نسبت ۶۲ مجالس اور ۴۸۷ خدام زیادہ شریک ہوئے

نماز تہجد، قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرمعارف درس، علمی و ورزشی مقابلے، مجلس شوریٰ کا انعقاد

ربوہ — خدام الاحمدیہ کا بائیسواں سالانہ اجتماع جس کا افتتاح مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک ایمان افروز اور نہایت مؤثر خطاب اور پرسوز اجتماعی دعا سے فرمایا تھا۔ دعاؤں، ذکر الٰہی اور علمی و دینی مصروفیات کے پاکیزہ ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۷ اکتوبر کی شام کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ امسال اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۴۲ مجالس کے ۲۵۰۴ خدام نے شرکت کی۔ یہ تعداد گزشتہ تمام سالوں کی تعداد سے بفضلہ تعالیٰ زیادہ ہے۔ گزشتہ سال اجتماع میں مجموعی طور پر ۱۸۰ مجالس کے ۲۰۱۷ خدام شریک ہوئے تھے۔ اس لحاظ سے امسال شریک ہونے والی مجالس اور خدام دونوں کی تعداد میں معتدبہ اضافہ ہوا۔ جہاں گزشتہ سال کی نسبت ۶۲ نئی مجالس اجتماع میں شریک ہوئیں وہاں شامل ہونے والے خدام کی تعداد میں ۴۸۷ خدام کا اضافہ ہوا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کے نتیجہ میں یہ اجتماع گزشتہ تمام اجتماعوں سے زیادہ کامیاب رہا فالحمد للہ علیٰ ذالک

پھر ربوہ کے مقامی خدام کی تعداد بھی گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ رہی اور باہر سے آنے والے خدام کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ ۱۴۱۲ مقامی اور ۱۰۹۲ بیرونی خدام شریک ہوکر اجتماع کی غیر معمولی برکات سے مستفیض ہوئے۔ نیز افتتاحی اور اختتامی اجلاسوں میں جن سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے خطاب فرمایا ۱۳۸۱ اطفال کے علاوہ ۸۰۰ کے قریب انصار نے بھی شرکت فرمائی۔ اطفال، خدام اور انصار کو ملاکر مجموعی طور پر افتتاحی اجلاس میں چار ہزار کے قریب اور اختتامی اجلاس میں پانچ ہزار کے قریب حاضری رہی جو گزشتہ سالوں کی نسبت بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر زیادہ ہے۔ اللّٰھم زد فزد

دعاؤں اور ذکر الٰہی کا پاکیزہ ماحول

خدام نے یہ تین دن ایک خاص پروگرام کے تحت دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں بسر کئے اس طرح ہمہ وقت یاد الٰہی اور خدا اور رسول کی باتیں سننے میں مصروف رہ کر انہوں نے اپنے ایمانوں کو ایک نئی پختگی سے ہمکنار کرنے کی کوشش کی۔ پروگرام روزانہ علی الصبح ۴ بجے نماز تہجد کی ادائیگی سے شروع ہوکر ساڑھے دس بجے شب تک جاری رہتا تھا۔ اس دوران میں خدام نے پنجگانہ نمازوں کی بالالتزام ادائیگی، قرآن مجید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے پرمعارف درس سننے نیز علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا

نماز تہجد ۲۵ اور ۲۶ اکتوبر کی درمیانی رات محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اور ۲۶ اور ۲۷ اکتوبر کی درمیانی شب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پڑھائی۔ نماز تہجد میں گزشتہ سالوں کی نسبت امسال خدام نے بہت زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی مختلف اجلاسوں میں قرآن مجید کا درس علی الترتیب محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دیا۔ اسی طرح حدیث کا درس علی الترتیب مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے دیا۔ نیز کتب حضرت مسیح موعود کا درس دینے کی سعادت مکرم مولوی نور الحق صاحب تنویر کے حصہ میں آئی

(باقی صفحہ ۲ پر)

(باقی ص ۲ پر)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع

یکم و دو تین نومبر ۱۹۶۳ء کو اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ اکتوبر ۶۳ء

کیا بعض حالات میں سچ بولنا گناہ ہے

مودودی صاحب نے ایک جگہ فرمایا ہے :۔
"راست بازی و صداقت شعاری اسلام کے اہم ترین اصولوں میں سے ہے اور جھوٹ اس کی نگاہ میں ایک بدترین برائی ہے لیکن عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب تک کا فتویٰ دیا گیا ہے۔"
(ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۸ء بحوالہ طلوع اسلام اکتوبر ۱۹۶۳ء)

"طلوع اسلام نے جب مودودی صاحب کو پکڑا تو آپ نے اس کی مندرجہ ذیل وضاحت فرمائی ہے۔

"کیا کوئی صاحب میری کوئی عبادت اس بات کے ثبوت میں پیش کر سکتے ہیں کہ "ایسے مواقع پر خود حضورؐ نے بھی جھوٹ بولنے کی نہ صرف اجازت دی تھی بلکہ اسے واجب قرار دیا تھا" دراصل میں نے اپنے ایک مضمون میں جو بات کہی ہے وہ یہ نہیں ہے کہ "ایسے مواقع پر" جھوٹ جائز یا واجب ہے بلکہ یہ ہے کہ جہاں سچائی کسی بڑے ظلم میں مددگار ہوتی ہو اور اس ظلم کو رفع کرنے کے لئے خلاف واقعہ بات کہنے کے سوا چارہ نہ ہو وہاں سچ بولنا گناہ ہو جاتا ہے اور ناگزیر ضرورت کی حد تک خلاف واقعہ بات کہنا بعض حالات میں جائز اور بعض حالات میں واجب ہوتا ہے۔ میں نے اس کی ایک مثال بھی اسی مضمون میں دی تھی۔ فرض کیجئے کہ اسلامی فوج کی کفار سے جنگ ہو رہی ہے اور آپ دشمن کے ہاتھ گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اگر دشمن آپ سے معلوم کرنا چاہے کہ آپ کی فوج کہاں کہاں کس کس تعداد میں ہے اور آپ کے میگزین کس کس جگہ واقع ہیں۔ اور ایسے ہی دوسرے فوجی راز وہ دریافت کرے تو فرمائیے کہ اس وقت آپ سچ بول کر دشمن کو تمام اطلاعات ٹھیک ٹھیک بہم پہنچا دیں گے؟ کوئی صاحب اس پر معترض ہیں تو ذرا اب اس سوال کا سامنا کریں اور اس کا صاف صاف جواب عنایت فرماویں۔"
(ترجمان القرآن منصب رسالت نمبر ص ۲۲۱ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی)
(ایشیا ۹/۲/۶۳ ص ۵)

اس کو عذر گناہ بدتر از گناہ کہتے ہیں مودودی صاحب اپنے آخری بیان میں فرماتے ہیں :۔

"دراصل میں نے اپنے ایک مضمون میں جو بات کہی ہے وہ یہ نہیں ہے کہ "ایسے مواقع پر جھوٹ جائز یا واجب ہے۔"

آپ نے اپنے اس متذکرہ مضمون میں یہ کہا ہے کہ

"عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے وجوب تک کا فتویٰ دیا گیا ہے۔"

مسلمانو ذرا انصاف سے کہنا کہ اوپر کی دونوں عبارتوں میں کیا فرق ہے؟ اب مولانا کا آخری بیان پھر پڑھئے۔ آپ چونکہ انشا پردازی کے ماہر ہیں اپنی بات کو پیرایہ بدل کر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پہلے مضمون میں یہ کہا ہے کہ :۔

"جہاں سچائی کسی بڑے ظلم میں مددگار ہوتی ہو اور اس ظلم کو رفع کرنے کے لئے خلاف واقعہ بات کہنے کے سوا چارہ نہ ہو وہاں سچ بولنا گناہ ہو جاتا ہے اور ناگزیر ضرورت کی حد تک خلاف واقعہ بات کہنا بعض حالات میں جائز اور بعض حالات میں واجب ہوتا ہے۔"
(ایشیا ۹/۲/۶۳ ص ۵)

اس بیان کے آخر میں مولانا مودودی نے جو چیلنج کیا ہے اس کے متعلق عرض ہے کہ آپ کی اس وضاحت پر ہر حقیقی مسلمان کو اعتراض ہے۔ سچائی کو چھوڑنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں ہے خواہ جان چلی جائے تمام سچے مسلمان ہی نہیں بلکہ بہت سے غیر مسلم بلکہ دہریئے بھی ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے ایسے مواقع پر اپنی جان دے دی ہے۔ طرح طرح کے عذاب برداشت کئے ہیں مگر جھوٹ کی گندگی سے اپنے اعمال نامہ کو آلودہ نہیں کیا۔ جو مثال مودودی صاحب نے دی ہے ایسی صورت میں ایک صادق القول انسان کا کام یہ ہے کہ وہ صاف صاف کہدے کہ خواہ مجھے کتنا ہی عذاب کیوں نہ دو میری جان چلی جائے میں نہیں بتاؤں گا۔ اگر مودودی صاحب کے مافوق خیال میں یہ بھی جھوٹ ہے تو الگ بات ہے ورنہ تاریخ میں ہزاروں مثالیں ایسی موجود ہیں کہ لوگوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں مگر اپنی حکومت کے بلکہ اپنے خاندان تک کے راز بغیر جھوٹ بولنے کے محفوظ رکھے ہیں۔ اگر ایک کمزور ایمان انسان استثنائی صورت میں جھوٹ بول کر اپنی جان بچالے اور اللہ تعالیٰ اس کی کمزوری کے پیش نظر اس کی مغفرت کر دے تو وہ الگ بات ہے لیکن جھوٹ بولنا یا خلاف حقیقت بات بنا کر اپنی جان بچا لینا ایک سچے اور مضبوط ایمان والے مسلمان کا ہرگز شیوہ نہیں ہو سکتا۔

جو مثال مودودی صاحب نے دی ہے وہ بھی سخت غلط فہمی کی بنا پر دی ہے۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ دشمن جو راز معلوم کرنا چاہتا ہے جھوٹ کو ہر وقت سچ مان لے گا۔ اگر جھوٹ بول کر بھی چھٹکارا نہ ہو مثلاً جانتے ہوئے یہ کہے کہ مجھے علم نہیں ہے تو دشمن ہر حال میں اس پر یقین کس طرح کرنے پر مجبور ہے۔ لہٰذا مودودی صاحب کی یہ مثال سراسر بودی ہے اور ایسی مثال کا سوا اس کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے کہ صداقت کا مضحکہ اڑایا جائے اور صداقت کے محل میں اینٹ لگانے کی بجائے اس کو خود ہی منہدم کرنے کی کوشش کی جائے۔ پھر عملی ضرورت کا کیا معیار ہے۔ اس طرح تو ہر ایک انسان جھوٹ بول کر کہہ سکتا ہے کہ ناگزیر حالات کی مجبوری تھی۔ بابا الجیل کو جتنی بھی وسعت دی جائے دی جا سکتی ہے اور یوں بھی تو جھوٹ کوئی کیوں بولتا ہے ضرورت ہی سے بولتا ہے اور ناگزیر حالات کی وجہ سے ہی بولتا ہے۔ صادق مومن ہوتے ہی وہ ہیں جو ناگزیر حالات میں بھی صداقت پر قائم رہتے ہیں اور عذاب سہہ کر بھی جھوٹ سے اپنی زبان کو آلودہ نہیں کرتے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت نے آج بھی ایسے نمونے پیش کئے ہیں کہ عذاب سہا ہے جان دے دی ہے مگر جھوٹ نہیں بولا۔ چنانچہ صاحبزادہ سید عبداللطیف کو جب سنگسار کرنے کے لئے کمر تک زمین میں امیر حبیب اللہ والئی کابل کے حکم سے گاڑ دیا گیا تو خود امیر نے جس کی تاجپوشی کی رسم بھی صاحبزادہ موصوف کے ہاتھ سے ادا ہوئی تھی جھک کر کان میں کہا کہ اگر آپ محض زبان سے ہی اس وقت کہدیں کہ میں نے مرزا کو چھوڑ دیا اور دل سے نہ چھوڑیں تو میں آپ کو ابھی رہا کر دیتا ہوں۔ مگر آپ نے انکار کر دیا اور صبر و شکر سے سنگسار ہو جانا قبول کیا۔ اس سے ناگزیر ضرورت اور کیا تھی مگر آپ نے دامن صداقت کو داغ لگانا منظور نہ کیا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے!

ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں

جو احباب تعمیر دفتر کے لئے وعدہ ارسال فرما چکے ہیں وہ فوری ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ فوری ضرورت درپیش ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار **مرزا طاہر احمد**
ناظم وقف جدید

قسط نمبر ۱

جلیل القدر محسن

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم اے کا تذکرہ واقعات کی روشنی میں

محترم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری

کیمبرج سکول سے قادیان سکول میں

۱۹۱۶ء میں یہ عاجز ڈیرہ دون کے کیمبرج سکول میں تعلیم پاتا تھا۔ اس سکول کا سٹاف یورپین تھا اور طریق تعلیم و بورڈنگ میں بود و باش سب انگریزی طرز کی تھی۔ میرے بزرگ منصوری سے سلسلہ کی چھوٹی چھوٹی کتابیں رسالے اور "الفضل" میرے پاس بھیجتے رہتے تھے۔ اس سکول کے بورڈنگ میں کورس کے علاوہ میں اکثر انگریزی تاریخی ریڈرز اور کہانیاں بھی زیر مطالعہ رکھتا تھا خوش قسمتی سے وہاں سب سے پہلی انگریزی کی مترجم مذہبی کتاب جو میرے پاس پہونچی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہرۂ آفاق تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" یعنی ٹیچنگز آف اسلام مطبوعہ لنڈن تھی جس کو انگریزی فضا میں بار بار پڑھنے کے سبب میں نے اپنی استعداد کے مطابق کچھ نہ کچھ سمجھنا شروع کر دیا تھا۔ بالآخر اس کتاب کے مطالعہ سے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مجھے تو اب قادیان جاکر پڑھنا چاہیئے۔ میں نے اپنے والد صاحب بزرگوار کی خدمت میں اس امر کے لئے درخواست کی جو منظور ہوگئی۔ چنانچہ ۱۹۱۷ء کے اواخر میں میں قادیان دارالامان بھیجدیا گیا۔ جہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں Test امتحان کے بعد میں نویں جماعت میں داخل ہوگیا۔

کیمبرج سکول کی مغربی تہذیب فضا سے جدا ہوکر میں جب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے خالص اسلامی ماحول میں پہنچا تو گو میں نے اپنے ماضی و حال میں بعد المشرقین پایا۔ مگر یہاں کی پُرسکون اور تصنع سے پاک فضا سے متاثر ہوکر میں تھوڑے عرصہ میں ہی اپنے نئے ماحول سے مانوس ہوگیا اور اپنے ہم جولیوں میں گھل مل گیا۔ قادیان کے ہائی سکول میں شروع ہی سے جن اساتذہ کرام کا مجھ پر گہرا اخلاقی و روحانی اثر پڑا۔ وہ ہمارے محترم ہیڈ ماسٹر صاحب حضرت مولوی محمد دین صاحب (حال ناظر تعلیم) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ عنہ اور حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب (سابق جگت سنگھ) تھے۔ لیکن ان بزرگوں میں سے اس وقت حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ سے متعلق ہی چند واقعات پیش کرنا مقصود ہے۔ سکول میں ہم سب طلباء دلی ادب و احترام سے حضرت ممدوح کو "میاں صاحب" کہا کرتے تھے۔ اس وقت کے میاں صاحب کی ۲۵ سالہ نوجوان خوبصورت وجیہہ و باوقار شخصیت اپنے مخصوص دلکش و متبسم انداز میں آج بھی چشم تصوّر کے سامنے جلوہ افروز ہے ....

کہتے ہیں کہ میاں صاحب وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لیکن دل نہیں مانتا۔ اس کا کہنا ہے کہ ایسی پاک و مقدس شخصیتیں تو مرنے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوتیں۔ مرنا چہ معنی دارد۔ وہ تو اس جہان خانہ سرائے کو چھوڑ کرکے زندہ جاوید ہو جاتی ہیں۔ بھلا رہتی دنیا تک دلوں میں بسنے والی ہستیاں کہیں مرا بھی کرتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ کچھ ہوتا ہے۔ تو صرف اتنا کہ وہ اس جہان سے اگلے جہان کی طرف انتقال کرکے اپنے معبود حقیقی کے حضور حاضر ہو جاتی ہیں۔ اور پیچھے آنے والوں کے لئے شاہراہ زندگی پر اپنے گہرے نقوش پا چھوڑ جاتی ہیں۔ تاکہ تمام رہروان منزل ان کے تتبع میں ان کے راستہ پر ہی چلتے چلے جائیں۔ اور بالآخر انہی کی طرح منزل مقصود تک پہونچ جائیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں

آج سے ۴۶ سال قبل کے زمانہ پر ہم نظر ڈالیں تو عالم تصور میں حضرت میاں صاحب کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھاتے اور اپنے آپ کو پڑھتے دیکھتے ہیں۔ آپ ان دنوں ہائی کلاسوں کو انگریزی اور جنرل نالج پڑھاتے تھے۔ گو یہ حقیقت ہے کہ یوروپین اساتذہ کا تدریسی معیار فی زمانہ بالعموم بلند ہوتا ہے۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مشرقی اساتذہ میں ان کے ہم پلہ یا ان سے بھی بلند مقام کے اساتذہ کا فقدان ہے۔ یہ عاجز کیمبرج سکول میں یوروپین ٹیچرز کا طریق تعلیم دیکھ آیا تھا اور آج تک ان کے لئے بھی دل میں احترام رکھتا ہے۔ مگر ہمارے میاں صاحب کا تدریسی مقام بلاشبہ ان سے بھی بلند، دلآویز و پُرشوکت نظر آتا تھا۔ کیونکہ اسلامی اخلاق و اسلامی شان کا مظہر تھا۔ آپ دل کے حلیم تھے۔ مگر آپ کی حلیمی میں بھی کمال کا رعب تھا۔ آپ شفیق تھے۔ مگر آپ کی شفقت میں ایک دبدبہ تھا۔ آپ سراپا رحمت سے تھے۔ آپ کی شخصیت نورانی تھی۔

روزمرہ کا معمول یہ تھا کہ سکول میں آپ کے پڑھانے کا گھنٹہ بجا۔ عین وقت پر کلاس روم میں تشریف لے آئے ہیں۔ ایک ہاتھ میں درسی کتب ہیں تو دوسرے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی ... وہ چھڑی کہ جس نے بالعموم استعمال نہ ہونے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔ آپ کا چہرہ متبسم ہے کرسی پر رونق افروز ہوتے ہی آپ پڑھانا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ کی آواز نہایت صاف، پُرتاثیر اور درمیانی ہے۔ سبق پڑھا کر آپ جنرل گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ جو سبق سے متعلق ہوتی ہے۔ پھر خالی گھنٹی میں ہمیں سکول لائبریری میں لے جاکر نامور مصنفین اور ان کی کتب سے متعارف کراتے ہیں۔ تاکہ علاوہ کورس کے ہم میں دوسری اچھی مشہور کتابیں پڑھنے کا شوق بھی پیدا ہو۔ بلکہ خاص کتابیں تجویز بھی فرما دیتے ہیں اور بعد میں دریافت کرتے رہتے ہیں کہ ہم نے کون کون سی زائد کتب پڑھی ہیں۔ حضرت میاں صاحب کی اور ہمارے محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کی بھی ایسی ہی خاص توجہ اور نوازشات کا یہ نتیجہ تھا کہ ہم میٹرک پاس کرنے سے پہلے ہی انگریزی دنیا کے اعلیٰ مصنفین سے واقف ہوگئے تھے۔ اور بعض کی متعدد تصانیف لائبریری سے لے کے پڑھ چکے تھے۔ ادب، تاریخ، جغرافیہ، اخلاقی کتب، مشہور عالم ہستیوں کی سوانح عمریاں۔ نظم و نثر۔ ناول اور ڈرامے .... نیز کوئی سٹینڈرڈ انگریزی روزنامہ ہفت روزہ اور دیگر رسالے بھی ہم "وقتاً فوقتاً" پڑھتے رہتے تھے۔ آج کل ملکی سکولوں اور کالجوں میں کیا ہوتا ہے یہ تو خدا ہی جانے یا اس وقت کے طلباء ہمارے زمانہ میں تو اساتذہ کرام ہی بڑے شوق سے مطالعہ کے سبب اچھے رائٹ بتا دیتے تھے اور نگرانی بھی کرتے تھے۔

مطالعہ کتب پر نصیحت

بغیر نگرانی کے مطالعہ نوخیز دماغوں کے لئے حد درجہ مضر بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں ایک خاص واقعہ کا اور حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے اضطراب کا ذکر اس جگہ بے محل نہ ہوگا۔ ایک ناول کے رسیا دوست نے مجھے ایک بہت بڑے ناول کا نام بتایا۔ جس کی سولہ جلدیں تھیں۔ اور ادبی لحاظ سے اس کی انگریزی کی بے حد تعریف کی ساتھ ہی بمبئی کی ایک پبلشنگ کمپنی کا نام بتادیا جہاں سے وہ ملتی تھیں۔ چند دنوں کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اس ناول کا انگلش ایڈیشن تو صادق لائبریری میں بھی ہے۔ اس بڑی لائبریری سے بھی حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی وساطت سے کتابیں مل جاتی تھیں۔ چنانچہ میں ایک دن بغیر اس کتاب کی نوعیت جانے سیدھے بھاگے حضرت میاں صاحب کے در دولت پر حاضر ہوا اور استدعا کی کہ وہ ناول مجھے صادق لائبریری سے دلوا دیجئے۔ اس ناول کا نام سنتے ہی حضرت میاں صاحب چونک پڑے اور فرمایا "وہ کتاب تمہیں نہیں مل سکتی"! میں بہت گھبرایا اور حیران ہوا کہ میں نے کیا کہہ دیا ہے؟ لیکن حضرت ممدوح کے قدرتی رعب کے سبب پھر آگے کچھ عرض نہیں کرسکا۔ ناچار خاموش و مایوس ہوکر واپس آگیا۔ مطالعہ کی دھن بھی بعض اوقات ایک بلا سے کم ثابت نہیں ہوتی۔ میں نے بورڈنگ میں واپس آتے ہی بغیر کچھ سوچے سمجھے بمبئی والی کمپنی کو خط لکھ دیا کہ وہ ناول کی ۱۶ جلدیں بذریعہ وی۔ پی پارسل منصوری کے پتہ پر بھیج دے اور دوسرا خط والد صاحب قبلہ کو لکھ دیا کہ کتابوں کا ایک وی پی پارسل آئے گا۔ وصول کر لیجئے گا۔ چنانچہ وہ کتب منصوری پہونچ گئیں۔ چند دنوں بعد میٹرک کا امتحان دے کر میں نے بھی منصوری جانا تھا۔

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کو میرے کسی دوست نے بتا دیا کہ فلاں نے یہ ناول منصوری کے پتہ پر منگوالیا ہے۔ آپ بہت متفکر ہوئے اور مجھے کہلا بھیجا کہ مجھ سے آکر ملو۔ میں جب حاضر ہوا تو خفا نہیں بلکہ ہمدردانہ لہجہ میں فرمایا۔ "سنا ہے کہ تم نے وہ ناول منگوا لیا ہے۔ اچھا اب میں تمہیں ایک بھلائی کی بات کہنا چاہتا ہوں اگر تم وعدہ کرو کہ کرا دوگے تو کہوں گا ورنہ نہیں"۔ آپ کے ارشاد کے آخری الفاظ کچھ ایسی پُرعظمت تاثیر کے ساتھ میرے دل پر پڑے کہ جواب میں بلا تامل میں نے عرض کی۔ جو کچھ آپ فرمائیں گے میں مانوں گا یہ سنکر آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا۔ "دیکھو میں جانتا ہوں کہ کتابیں پڑھنے والوں کو کسی کتاب کے پڑھنے سے باز رکھنا آسان

بات نہیں۔ آجکل کتابوں کی بہتات ہے اور کسی کتاب کا حاصل کرنا کوئی مشکل امر نہیں مگر ایک خاص وجہ سے میں نے وہ ناول تمہیں ابھی دینا پسند نہیں کیا تھا۔ سچی بات یہ ہے کہ غیر شادی شدہ نوجوانوں کے لئے وہ حد درجہ مخرّ الاخلاق بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ اس ناول میں مصنف نے نیکی اور بدی کے اسباب و نتائج کو اس طرح آپس میں خلط ملط کیا ہے اور عریاں طرز میں پیش کیا ہے کہ ایک نوخیز دماغ کے لئے ان کو جدا کر کے سمجھنا اور خیالی پراگندگی سے محفوظ رہنا قریباً محال ہے اس لئے تمہاری بھلائی کے لئے میری یہ نصیحت ہے کہ چونکہ تمہاری شادی ہونے والی ہے تم شادی کے بعد اس کتاب کو پڑھنا"۔ اس ذریں ہدایت کے مطابق ہی پھر میں نے عمل کیا بعد میں جب کتاب پڑھی تو معلوم ہوا کہ حضرت میاں صاحب نے جو یہ ناول مجھے پہلے نہیں دیا تھا اور پھر اس کے بارے میں ایک مربیانہ نصیحت فرمائی تھی تو فی الحقیقت تربیتی لحاظ سے مجھ احقر پر ایک احسان عظیم فرمایا تھا۔ اس احسان نے میری طبیعت پر پھر ایسا مستقل اثر ڈالا کہ ہر قسم کے بیہودہ مطالعہ کی گرداب سے میں بحمد اللہ آج تک کنارہ کش چلا آیا ہوں۔

حفظ مراتب اور ڈسپلن

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ ہمیشہ حفظ مراتب کا بھی بڑا خیال اور پاس رکھتے تھے اور کسی حالت میں بھی اس کو نظر انداز کرنا گوارا نہیں فرماتے تھے۔ اگر کوئی پیچیدہ صورت سامنے آجاتی آپ اپنی خداداد فراست وانتر اور حکمت عملی سے اس پر نہایت آسانی سے قابو پا لیتے۔ اس ضمن میں بھی ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔ میں جن دنوں قادیان میں دسویں جماعت کا متعلم تھا تو ایک دن ہمارے ایک بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ماسٹر صاحب (مرحوم) نے ..... اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے ..... کسی غلط رپورٹ کی بنا پر ساری کلاس کے سامنے ایک میٹرک کے طالب علم کو بڑی تادیب کی اور سزا دینی چاہی۔ اتفاق سے مجھے پہلے اصل بات کا علم ہو گیا تھا اس لئے میں نے انگریزی میں ماسٹر صاحب موصوف سے عرض کیا کہ "یہ طالب علم قصوروار نہیں ہے۔ بہتر ہو اگر آپ ابھی سزا نہ دیں بلکہ معاملہ کی مزید تفتیش فرمالیں"۔ ماسٹر صاحب نے غصہ کی حالت میں میری اس غیر متوقع مداخلت کو نہایت توہین آمیز سمجھا اور بہت برہم ہوئے۔ اور اگلے دن میری اوپر رپورٹ کر کے یہ مطالبہ کیا کہ میں سارے ہائی کلاسز کے طلباء کے سامنے ان سے معافی مانگوں اور ہتھیلی پر قمچیوں کی سزا بھی بھگتوں۔ میں اپنی جگہ حیران تھا کہ یہ کیا ہوا؟ اور میں ایسی سزاؤں کا عادی بھی نہیں تھا۔ بہرحال قاعدہ کے مطابق پہلے معاملہ کے ساتھ میرے رویہ کی بھی تفتیش ہوئی۔ فیصلہ سے قبل حضرت میاں صاحبؓ نے اس عاجز کو اپنے در دولت پر بلا کر فرمایا "دیکھو تمہاری بابت پوری تفتیش کر لی گئی ہے۔ تم بے قصور ہو۔ لیکن میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم اسکول کی بہتری کے لئے کوئی قربانی بھی کر سکتے ہو؟"۔ میں نے عرض کیا "ضرور"۔ تب حضرت ممدوحؓ نے فرمایا "استاد کا درجہ بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے اور استاد کی تکریم و اطاعت میں ہی شاگرد کی سعادتمندی ہے خواہ کسی وقت خلافِ طبیعت ہی کیوں نہ ہو۔ اور ایسے عمل کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے۔ یہ تو میں صاف کہہ چکا ہوں کہ تم بے قصور ہو لیکن یہ معاملہ دو طالبعلموں کا نہیں بلکہ استاد شاگرد کا ہے۔ اور حفظِ مراتب کا لحاظ بھی نہایت ضروری ہے اس لئے میرا مشورہ یہ ہے جیسا کہ ماسٹر صاحب چاہتے ہیں تم اسکول ڈسپلن کی خاطر دیگر طلباء کے سامنے ان سے معافی مانگ لو اور قمچیوں کی سزا بھی برداشت کر لو"۔ ۔ ۔ ایک منٹ نہیں گذرا ہوگا کہ میں نے نہایت ادب سے عرض کر دیا "آپ جیسے چاہتے ہیں ویسے ہی ہوگا"! یہ سن کر حضرت میاں صاحب کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور آپ نے فرمایا "جزاك الله"

دوسرے دن اسکول میں حضرت ممدوحؓ کے ارشاد کے مطابق میں نے بانشراح صدر سب طلباء ہائی کلاسز کی موجودگی میں ماسٹر صاحب موصوف سے معافی مانگ لی اور سزا بھی برداشت کر لی۔ اس کے نتیجہ میں دو میٹھے پھل میرے سامنے آئے (۱) میں نے یہ دیکھا کہ ان ماسٹر صاحب سے میرے متعلمانہ تعلقات ہمیشہ کے لئے خوشگوار ہو گئے۔ (۲) حضرت میاں صاحبؓ نے کئی مرتبہ دوسروں کے سامنے اس واقعہ کا مثالی رنگ میں ذکر فرمایا۔ دراصل یہ سب کچھ حضرت میاں صاحبؓ کی خاص ہمدردانہ و مربیانہ نصیحت کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ اب کہاں وہ زمانہ اور وہ باتیں!

کھیلوں میں اسلامی شان

اسکول گیمز یعنی کھیلوں میں بنفس نفیس حصہ لے کر اعلیٰ نمونہ پیش کرنا، میچ کے وقت ہاکی یا فٹ بال کے کھلاڑیوں کو زریں ہدایات دینا اور ہمیشہ حوصلہ افزائی فرمانا بھی حضرت میاں صاحبؓ کا ایک خاص وصف تھا۔ قادیان کی ٹیمیں ضلع بھر میں بلکہ لاہور تک اپنی عمدہ کھیلوں کے سبب ایک امتیازانہ شہرت رکھتی تھیں۔ میں قادیان آنے سے پہلے کیمبرج اسکول میں ہاکی ٹیم کا ممبر تھا جو گرد کل ہردوار اور دہلی تک میچ کھیلنے کے لئے جاتی تھی۔ اس اسکول میں تو ہم انگریزی اخلاق و اطوار اور یونیفارم کے غلام ہوتے تھے۔ ہماری کوئی بات اپنی نہ تھی! لیکن قادیان آکر کھیلوں میں بھی اسلامی اخلاق و اطوار اور عادات کو میں نے دیکھا جس کے اصل روح رواں و نگرانِ حال حضرت میاں صاحبؓ تھے۔ آپؓ کھیلنے کی غرض سے جب فیلڈ میں تشریف لاتے تو عام انگریزی طرز کے خلاف آپکی قمیص کا نچلا حصہ نکّر کے اندر نہیں بلکہ باہر ہی کھلا رہتا۔ اور اسلامی حیا کا سبق دیتا کہ جسم کے حصہ ستر کی ساخت بھی ننگا ہوں سے مستور رہنی چاہیئے ..... کجا وہ باغیرت اسلامی احساس و عمل اور کجا آجکل کی بیہمانہ ٹیڈی ازم! ..... آپؓ کی اتباع میں قادیان کے کھلاڑی بھی، خواہ قادیان میں ہوں یا باہر میچ کھیلنے گئے ہوں اپنے یونیفارم اسلامی طرز پر ہی پہنتے تھے۔ غلام ہندوستان میں ہر جگہ اچھے کھلاڑیوں کو ..... WELL-DONE ویل ڈن، ویل ڈن کے انگریزی الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کیا جاتا ..... قادیان میں ویل ڈن کی جگہ جیدًا۔ جیدًا کے عربی الفاظ میں حضرت میاں صاحب معدودے شائقین کے اچھے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے باہر سے جب کوئی ٹیم میچ جیت جاتی تو HURRAH ہرّا ہرّا کا شور مچاتی اور کودتی پھاندتی نظر آتی۔ لیکن قادیان کی ٹیم میچ جیت کر کیا کرتی ہ؟ بٹالہ ہو یا گورداسپور، امرتسر ہو یا لاہور، فتحیاب ہو کر کھیل کے میدان میں ہی "اللہ اکبر" کے نعرے بلند کر کے یکدم سجداتِ شکر میں زمیں بوس ہو جاتی۔ ان دنوں نوجوان میاں صاحبؓ ہی بنفس نفیس جملہ احمدیہ گیمز کی نگرانی فرماتے تھے۔

قادیان سے میٹرک پاس کر کے میں ایف۔ اے کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہو گیا تھا۔ لاہور سے قادیان آنے اور حضرت میاں صاحب کی خدمت میں بھی حاضر ہونے کے مواقع ملتے رہتے تھے قریباً دو سال بعد میں پھر منصوری چلا گیا تھا۔

کوہ منصوری پر تشریف آوری

جون ۱۹۲۵ء میں حضرت میاں صاحبؓ بغرض تبدیل آب و ہوا منصوری تشریف لائے اور ازراہ کرم گستری ہمارے یہاں قیام فرما کر ہمارے سارے خاندان کو مسرور و ممنون فرمایا۔ خان نیک محمد خاں صاحب غزنوی بھی بحیثیت خادم خاص کے آپ کے ساتھ تھے منصوری میں آپ کے دوران قیام کی سب سے بڑی یادگار وہ مشہور تصنیف لطیف ہے جو بالخصوص نوجوانوں کے لئے آپ نے ہستی باری تعالےٰ پر وہاں رقم فرمائی تھی۔ اور بعد میں "ہمارا خدا" کے نام سے کئی بار شائع ہوئی۔ منصوری میں آپ کا روزمرہ کا معمول یہ تھا کہ علی الصبح نماز فجر کے بعد آپ سیر کے لئے باہر تشریف لے جاتے۔ پھر ناشتہ سے فارغ ہو کر آپ تصنیف میں مصروف ہو جاتے۔ بارہ ایک بجے کے درمیان کھانا تناول فرماتے۔ پھر ظہر کے بعد کچھ آرام فرما کر اپنی آمدہ ڈاک ملاحظہ فرماتے اور عصر تک جوابات میں یا ملاقاتوں میں وقت صرف کرتے عصر کے بعد چائے نوش فرما کر پھر شام کی سیر کر کے مغرب تک واپس تشریف لے آتے مغرب و عشاء کے درمیان آپ کھانا تناول کر کے پھر اپنے مخصوص و دلکش انداز میں مجلسی گفتگو سے، جو دینی، اخلاقی یا علمی موضوع پر ہوتی حاضرین کو مستفیض فرماتے عشاء کے بعد کچھ مطالعہ فرما کر سو جاتے۔ روزمرہ کے معمول میں سوائے اس کے کہ باہر سے کوئی صاحب خصوصیت سے ملاقات کرنے آجاتے یا منصوری کی کسی بعید سیرگاہ پر آپ کے تشریف لے جانے کا پروگرام ہوتا، آپ کوئی تبدیلی نہ فرماتے بلکہ اپنے مقررہ اوقات کی ہی پابندی کرتے۔

(باقی)

اولاد کی تربیت

- اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔
- آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

اطفال الاحمدیہ کا انعامی امتحانِ مقابلہ

ہر سال انصاراللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ۹ سے ۱۴ سال کی عمر کے بچوں کی دینی معلومات کا امتحانی مقابلہ ہوا کرتا ہے حسب قواعد اول اور دوم آنے والوں کو انعام دیا جاتا ہے امسال اجتماع انصاراللہ یکم تا ۳ر نومبر ہے اطفال زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل امتحان ہوں۔ اپنے نام انصاراللہ میں بتصدیق مربی و زعیم حلقہ بھجوادیں۔ نصاب حسب ذیل ہے تحریری امتحان ٹی آئی ہائی سکول میں ۲ نومبر ۶۳ بروز جمعرات بوقت چار بجے شام ہوگا۔

(۱)۔ ہمارا رسول

۲۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۳۔ ہماری تعلیم (اصلاح و ارشاد سے ملتی)

۴۔ انٹرویو برائے معلومات عامہ متعلق اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ ۲ نومبر ۶۳ کو ۷ بجے صبح دفتر انصاراللہ مرکزیہ میں ہوگا

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

تقسیم ٹکٹ برائے شمولیت اجتماع انصاراللہ مرکزیہ

اجتماع سے قبل ٹکٹوں کے حصول میں پوشش کی زیادتی کی وجہ سے تکلیف کا احتمال ہے اس لئے احباب کی سہولت کے لئے مندرجہ ذیل انتظام کیا گیا ہے

۱۔ ربوہ کی مجالس کے تمام اراکین انصاراللہ اپنے زعیم سے اپنا ٹکٹ حاصل کریں تمام زعما کو ان کے ٹکٹ بھجوا دیئے گئے ہیں۔

۲۔ کارکنان دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ کارکنان تحریک جدید۔ اساتذہ و طلبہ جامعہ احمدیہ۔ اساتذہ تعلیم الاسلام سکول کالج جو چالیس برس سے کم عمر کے ہیں ان کے ٹکٹ ان کے دفاتر یا تعلیمی ادارہ سے مل سکیں گے۔

۳۔ خدام جو بطور زائر تشریف لانا چاہیں وہ بدھ اور جمعرات کو روزانہ دس بجے سے ایک بجے تک دفتر انصاراللہ سے ٹکٹ حاصل کر سکیں گے جمعہ کے روز اوقات ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ہوں گے۔

۴۔ بیرون جات سے تشریف لانے والے انصار اور نمائندگان شوریٰ بھی اپنا ٹکٹ دفتر انصاراللہ سے بدھ اور جمعرات کو حاصل کر سکیں گے۔

۵۔ تعلیم الاسلام کالج میں بھی بدھ اور جمعرات کے روز ۱½ بجے سے ۲½ تک ٹکٹ زائرین کی تقسیم کا انتظام ہوگا۔

(محمد ابراہیم ناصر منتظم ٹکٹ انصاراللہ)

مجالس انصاراللہ کے لئے ضروری اطلاع

تفریحی کھیلوں کے ضمن میں حلقہ جات کی تقسیم

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تفریحی کھیلوں میں مقابلہ جات کے لئے مجالس کو مندرجہ ذیل حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ مقابلے زیادہ دلچسپ ہوں ہر حلقہ کے ناظمین بھی جو اس مقصد کے لئے مقرر کر دیئے گئے ہیں امید ہے احباب تعاون فرما کر شکریہ فرمائیں گے ناظمین صاحبان ۳۱ر اکتوبر تک اپنی اپنی ٹیموں کے نام ارسال فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمادیں۔

حلقہ نمبر ۱۔ اضلاع کراچی۔ کوئٹہ۔ سندھ۔ بہاولپور۔ ملتان (ناظم) چوہدری احمد مختار صاحب کراچی

〃 ۲۔ اضلاع منٹگمری۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات (ناظم) خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال

〃 ۳۔ اضلاع میانوالی۔ سرگودہا۔ جھنگ۔ شیخوپورہ۔ لائلپور 〃 مولانا قمرالدین صاحب ربوہ

〃 ۴۔ اضلاع راولپنڈی۔ جہلم۔ کیمبل پور۔ سابق صوبہ سرحد۔ 〃 چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی

(نائب منتظم مقابلہ جات انصاراللہ)

تعلیم الاسلام کالج کی بورڈ کی کبڈی کی ٹیم فائنل میں

مورخہ ۲۹ر اکتوبر کو بورڈ کی طرف سے کبڈی کا ذونل ٹورنامنٹ جوہرآباد میں شروع ہوا۔ پہلا میچ اسلامیہ کالج چنیوٹ اور گورنمنٹ کالج جوہرآباد کے درمیان ہوا جس میں جوہرآباد کی ٹیم گیارہ نمبر زائد لے کر جیت گئی دوسرا میچ ٹی آئی کالج اور اسماعیل کالج بھکر کے درمیان ہوا جس میں ٹی آئی کالج کی ٹیم دس نمبر زائد لے کر جیت گئی اور فائنل میں پہنچ گئی اب فائنل میچ ۳۰ر اکتوبر کو ٹی آئی کالج اور گورنمنٹ کالج کے درمیان ہوگا۔

(سیکرٹری ٹی آئی کالج سپورٹس)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام سے ضروری گزارش

مجلس انصاراللہ کے سالانہ اجتماع پر آنے والے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گزارش ہے کہ وہ بروز جمعہ پہلے اجلاس میں ازراہ کرم اپنے اسماء گرامی سے ملک محمد عبداللہ صاحب نائب قائد کو مطلع فرمادیں۔ تاکہ ہفتہ اور اتوار کی صبح کو ذکر حبیب کے مضمون میں ان سے استفادہ کیا جا سکے۔

(قائد تربیت مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ناظم اعلیٰ انصاراللہ برائے مشرقی پاکستان کا تقرر

مشرقی پاکستان کی مجالس انصاراللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے مکرم جناب محمد شمس الرحمٰن صاحب بار ایٹ لاء کو مشرقی پاکستان میں ناظم اعلیٰ انصاراللہ مقرر فرمایا ہے ان کا یہ تقرر ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۴ء تک ہوگا تمام مجالس ان سے پوری طرح تعاون فرمادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

حکومت مغربی پاکستان ریلوے بورڈ۔

ٹنڈر نوٹس

ٹنڈر نمبر PR-I/62/WAG/I بتاریخ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۳ء

پاکستان ویسٹرن ریلوے کو حسب ذیل بوگی ویگنوں کی جو مکمل علیحدہ علیحدہ (DISMANTLED CONDITION) میں مکمل صرف یو ایس اے سے فراہمی کے ٹنڈر مطلوب ہیں!

(۱) ۹۰ بی جی بوگی فلیٹ ویگنز بی آر ٹائپ (۲) ۶ بی جی بوگی ویگنز بی ڈبلیو ایل ٹائپ

(۳) پچاس بی جی بوگی بیلاسٹ ہوپر ویگنز بی کے ڈبلیو ٹائپ (۴) ۸ بی جی بوگی کورڈ ویگنز بی سی آر ٹائپ

(۵) بی جی کورڈ کنٹینل ویگنز بی سی ایم آر ٹائپ۔

ان ویگنوں کے لئے رقم ایک امدادی قرضے سے حاصل کی جا رہی ہے قرضہ منظور ہے لیکن دستخطی قرضہ نہیں امداد دی کار بہ کاری ہونے والے امدادی معاہدے کے تابع ہوگی۔

۲۔ ٹنڈر کی دستاویزات جن میں ٹنڈر دہندگان کے لئے ہدایات، ٹنڈر فارم ضروریات کی فہرستیں اور ٹھیکے کی شرائط شامل ہیں دفتر کمرشل اتاشی جنرل آف پاکستان ۱۳-ایسٹ ۶۵ سٹریٹ نیویارک ۲۱ این وائی سے بلا معاوضہ حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ٹنڈر کی یہ دستاویزات ۱۰۰ روپے ناقابل واپسی فی سیٹ کی ادائیگی پر دفتر سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز کمرہ نمبر ۷ (پہلی منزل) ایمپریس روڈ لاہور سے ۲۹ر اکتوبر سے ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۳ء تک جمعہ کے سوا تمام ایام کار میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مل سکتی ہیں۔

۳۔ ٹنڈر صرف ٹنڈر کی دستاویزات کے ساتھ شامل مجوزہ ٹنڈر فارموں اور شیڈولز پر ہی قبول کئے جائیں۔

۴۔ کامیاب ٹنڈر دہندوں کو حکومت مغربی پاکستان کے ساتھ ایک معاہدہ کرنا ہوگا اور ضمانت کے طور پر ضمانت نقد یا بنک گارنٹی کی صورت میں جمع کرانی ہوگی جو ٹھیکے کی کل رقم کے ۵ فیصد سے زیادہ نہیں ہوگی۔

۵۔ ہر شیڈول کے لئے الگ الگ ٹنڈر وصول کئے جائیں گے ہر شیڈول کے لئے ٹنڈر سیکرٹری ریلوے بورڈ حکومت مغربی پاکستان پی ڈبلیو ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور کے نام ہوں اور الگ الگ سر بمہر لفافوں میں بند ہوں جن میں ٹنڈر برائے فراہمی بی جی بوگی ویگنز ٹنڈر برائے شیڈول نمبر ــــ درج ہو اور لازماً دفتر ڈپٹی چیف پروکیورمنٹ اینڈ ڈویلپمنٹ ریلوے بورڈ پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز کمرہ نمبر ۹ پہلی منزل ایمپریس روڈ لاہور میں پہنچا دیئے جائیں یا وہاں پڑے ہوئے صندوق میں ڈالے جائیں ان ٹنڈروں کی وصولی کی آخری تاریخ ۱۶ر دسمبر ۶۳ء ہے ۱۲ بجے دوپہر تک ہے وصول شدہ ٹنڈر ۱۷ر دسمبر ۱۹۶۳ء کے ۱۰ بجے صبح پی ڈبلیو ریلوے کے کمیٹی روم میں موجودگی کے خواہاں ٹنڈر دہندوں کے روبرو کھولے جائیں گے۔

۶۔ یو ایس اے کے فراہم کنندگان پاکستان میں اپنے ایجنٹوں کی وساطت سے تحریر کریں گے اور ایسا لکھیں

۷۔ حکومت مغربی پاکستان کم سے کم یا کسی دوسرے ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں اور وجہ بتائے بغیر کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کے حق محفوظ رکھتی ہے۔

ایس ایس علی۔ پی آر ایس

برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ

ماہنامہ الفرقان کا درویشان قادیان نمبر

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی رائے

”ہر احمدی اسے خرید کر خود مطالعہ کرے اور اپنے بچوں کو مطالعہ کرائے“

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان تحریر فرماتے ہیں:-

”محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے الفرقان کا درویشان قادیان نمبر نکال کر تقسیم ملک کے بعد سے اب تک درویشان کی تبلیغی اور تربیتی مساعی ان کے شب و روز کے مشاغل اور درویشان کے نام مع ولدیت و دیگر متعلقہ امور کو شائع فرما کر بہت حد تک جامع نمبر بنانے کی کوشش فرمائی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ اس میں بہت حد تک کامیاب رہے ہیں۔

درویشان کے عزیز و اقارب اور ان کے احباب سے خصوصاً اور ہر احمدی دوست سے عموماً میں اس نمبر کو خرید کر خود مطالعہ کرنے اور اپنے بچوں کو مطالعہ کرانے کی درخواست کرتا ہوں۔

(خاکسار مرزا وسیم احمد ۳۰ ۹٫ ۶۳)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز توجہ فرمائیں

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۶۵ سالہ کوائف اور حالات کتابی صورت میں ”تعلیم الاسلام ہائی پر ایک نظر“ کے عنوان سے عنقریب شائع ہو رہے ہیں۔ اس کتاب میں ایک باب ”ہمارے اولڈ بوائز“ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں ان تمام اولڈ بوائز کے اسماء سے مطلع فرمایا جائے جو مندرجہ ذیل کے حامل ہوں۔

١ - صدر انجمن احمدیہ - تحریک جدید - وقف جدید کی نمایاں خدمت

٢ - تبلیغ اسلام: بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا موقع ملا ہو یا جماعت کے بیرونی تعلیمی اور طبی اداروں سے وابستہ رہے ہوں۔

٣ - جماعتی تنظیم: مختلف مقامات پر جماعتی تنظیم اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران۔ (امراء جماعت - قائدین وغیرہ)

٤ - تعلیم: مقامی اور بیرونی تعلیمی اداروں میں تدریس۔ کالجوں اور سکولوں کے پرنسپل پروفیسر اور اساتذہ۔

٥ - ملکی اور قومی خدمات: مختلف محکمہ جات میں اعلیٰ پوزیشن - سول سروس - فارن سروس - افواج وغیرہ حکومت کے خطاب یافتہ حضرات۔

٦ - تصنیف و تالیف: مصنفین (کسی بھی موضوع پر کتاب لکھی ہو کتب کے نام کے ساتھ)

٧ - شعراء: کسی بھی زبان کے شاعر ہوں (کلام کا مطبوعہ مجموعہ ہو۔ تو مطلع کیا جائے)

٨ - صحافت: کسی بھی اخبار یا رسالے کی ادارت (اگر جماعتی پریس کے کسی بھی ادارے میں (اندرون ملک یا بیرون ملک) کام کیا ہو تو خاص طور پر ذکر کیا جائے)

٩ - وکالت: بیرسٹر اور ایڈوکیٹ اور وکلاء صاحبان

١٠ - طب و جراحت: ڈاکٹر صاحبان

١١ - صنعت و تجارت: صنعتی اور تجارتی اداروں کی انتظامیہ سے وابستگی اس میدان میں نمایاں کام یا ایجاد

١٢ - سپورٹس: کھیل کے میدان میں ملک گیر یا عالمگیر شہرت کسی بھی کھیل یا مقابلے میں ملک کی نمائندگی کی ہو۔ کھیل کے میدان میں کوئی مخصوص اعزاز حاصل کیا ہو۔

بعض ایسے اولڈ بوائز بھی ہوں گے جو مندرجہ بالا استحقاق تو رکھتے ہوں گے مگر حیات نہیں ان کے اسماء گرامی بھی اس دستاویز میں محفوظ ہو جائیں تو بہتر ہوگا۔ جو انہیں جاننے والے احباب اگر ان کے اسماء سے بھی مطلع فرمائیں تو کرم بالائے کرم ہوگا۔ ان معلومات کی ترسیل میں جتنی جلدی ہو سکے اتنا ہی بہتر ہے۔

(سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

لجنات اماء اللہ کیلئے نیک مثال

محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ تحریر فرماتی ہیں:-

”کل لجنہ اماء اللہ ربوہ نے چھ صد روپے کا وعدہ برائے تعمیر مسجد سوئیٹزرلینڈ لکھوایا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ لجنہ نے بجائے چھ صد روپے کے -/۹۶۳ روپے اس وقت تک جمع کروا دئے ہیں۔“

قارئین دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور مزید قربانیوں کی توفیق دیگر تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

دیگر لجنات اماء اللہ بھی اپنے اپنے حلقہ کی تنظیم کے ماتحت مسجد احمدیہ زیورک (سوئیٹزرلینڈ) کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کی خوشنودی کو حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ایک مخلص بھائی کیلئے دعا کی درخواست

مکرم جناب محمد زمان خان صاحب روڈ انسپکٹر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی بالاکوٹ ضلع ہزارہ تحریر فرماتے ہیں:-

”مالی پریشانیوں کے تحت آج تک مسجد احمدیہ زیورک کا -/۳۰۰ روپے نہ دے سکا۔ دیگر لازمی اخراجات اور بقایا جات کو نظر انداز کر کے آج مورخہ ۲۳ ۹٫ کو مبلغ -/۳۰۰ روپے برائے تعمیر مسجد احمدیہ زیورک بکمشت سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کے طفیل آپ کے حساب میں داخل کر چکا ہوں۔“

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص بھائی کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کی جملہ پریشانیوں کو دور فرما کر اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

احباب کو علم ہے کہ مسجد احمدیہ زیورک (سوئیٹزرلینڈ) خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو چکی ہے اور اس کا افتتاح مورخہ ۲۲ جون ۱۹۶۳ء کو بدست محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب عمل میں آ چکا ہے۔ اس سلسلہ میں مرکز پر جس قدر قرضہ کا بار ہے اسے اتارنا آپ ایسے مخلصین کا فرض ہے۔ سو مذکورہ بالا نمونہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جس قدر جلد ممکن ہو اپنے وعدوں کی رقوم مرکز میں پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کا پہلا طالب علم

جس نے گورنمنٹ سکالر شپ حاصل کیا!

اس سال کالج ہذا کی طرف سے ۱۵ طلباء نے ایف۔ اے کا امتحان دیا تھا۔ جن میں سے ۱۱ طالب علم کامیاب ہوئے۔ اور بقیہ ۴ طلبا کمپارٹمنٹ میں آئے۔ جو اس ماہ سپلیمنٹری امتحان دے رہے ہیں۔

کامیاب ہونے والوں میں سے عزیز افتخار احمد ملی کالج میں اول آئے۔ اور اب محکمہ تعلیم کی تازہ اطلاع کے مطابق انہیں گورنمنٹ سکالر شپ کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ الحمد للہ کالج کی طرف سے ایف اے کا امتحان دینے والی یہ پہلی کلاس تھی۔ جن میں سے یہ پہلے طالب علم ہیں۔ جنہیں سکالر شپ دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے میں سے ہر سال ایسے طالب علم پیدا کرے۔ جو اپنے ادارے اور سلسلہ کا نام روشن کرنے والے ہوں۔

پرنسپل ٹی۔ آئی ہائر سیکنڈری سکول۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۶۳/۹/۳۰ تا ۶۳/۱۰/۹

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے، ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ
قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۵۲۱	محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب سلمہا اللہ کراچی	.. — ۵۱ روپے
۵۲۱	احباب جماعت احمدیہ مغور ضلع لاہور بذریعہ مکرم خواجہ محمد عثمان صاحب	۵۷ — ۳۱ "
۵۲۳	" " نیلہ گنبد لاہور " میاں محمد یحیٰ صاحب	.. — ۲۸ "
۵۲۴	محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد انور صاحب پشاور	.. — ۱۰ "
۵۲۵	احباب جماعت احمدیہ سیالکوٹ بذریعہ مکرم میاں محمد احمد صاحب قمر سنوری	۵۰ — ۳۴ "
۵۲۶	" " سرگودھا " بابو محمد عالم صاحب	.. — ۷۲ "
۵۲۷	دکانداران غلہ منڈی ربوہ بذریعہ مکرم مولوی حسن دین صاحب	۱۲ — ۲۵ "
۵۲۸	محترمہ سیدہ ماہ رخ صاحبہ پروین بنت سید بشیر احمد صاحب ربوہ	.. — ۱۰ "
۵۲۹	" مختار بیگم صاحبہ بنت چوہدری شرف دین صاحب ریلوے سیالکوٹ	.. — ۲۸ "
۵۳۰	احباب جماعت احمدیہ دہلی گیٹ لاہور بذریعہ مکرم محمد انور صاحب	.. — ۲۹ "
۵۳۱	" حلقہ اسلامیہ پارک بذریعہ چوہدری عبدالستار صاحب	.. — ۱۶ "
۵۳۲	دکانداران گولبازار ربوہ بذریعہ مرزا عبدالحق صاحب کمر واقف زندگی	۵۶ — ۴۹ "
۵۳۳	میاں اللہ دتہ صاحب کارکن اخبار الفضل ربوہ	.. — ۱۰ "
۵۳۴	مکرم خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	.. — ۲۰ "
۵۳۵	حافظ محمد اعظم صاحب راولپنڈی	.. — ۱۰ "
۵۳۶	محترمہ جمیلہ محمد حسین صاحب "	.. — ۱۵ "
۵۳۷	مکرم نصیر احمد صاحب ابن چوہدری فضل احمد صاحب راولپنڈی	.. — ۱۰ "
۵۳۸	" شیخ عبدالعزیز صاحب گجرات شہر	.. — ۱۵ "
۵۳۹	محترمہ اہلیہ صاحبہ بابو فضل احمد صاحب "	.. — ۲۰ "
۵۴۰	محترمہ بیگم صاحبہ مولوی عبدالمالک خان صاحب کراچی	.. — ۱۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں، وی پی بھجوائے جا رہے ہیں

درج ذیل احباب کی قیمت اخبار ختم ہو رہی ہے ان کو وی پی بھجوائے جا رہے ہیں براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمادیں نیز جن احباب کے ارشاد پر انہیں وی پی نہیں کیا جا رہا وہ بھی ازراہ کرم بذریعہ منی آرڈر دس یوم کے اندر اندر رقم ارسال فرمادیں تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔ علاوہ ازیں اپنی چٹ کا نمبر ضرور دیں تا تعمیل میں تاخیر ہو۔

خریداری نمبر — نام

روزانہ اخبار

خریداری نمبر	نام
439	مکرم غلام احمد صاحب بصیر پور
4	بیگم صاحبہ محمد عثمان صاحب کراچی
111	ملک غلام حیدر صاحب پنڈی بھاگو
35	مکرم عزیز محمد خان صاحب بہاولپور
167	ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بخاری بھکر
1	غلام محمد صاحب چک ۲۹۵ گ ب لائل پور
295	مکرم مرزا محمد احسن صاحب سٹور کیپر منٹگمری
1913	" میاں نواب دین صاحب قلعہ صوبا سنگھ
2598	ڈاکٹر عبدالغفور احمد صاحب منڈی گوجرانوالہ
24	محمد یوسف صاحب مالو کے بھگت
2904	سید بشیر احمد صاحب راولپنڈی
4948	نذیر احمد صاحب ظفر آباد سٹیٹ
4884	محمد نواز صاحب کراچی
4629	محمد طفیل صاحب پیپلز کالونی لائلپور
4995	برکت علی صاحب چک ۵۶۵ "
4830	شیخ امیر احمد صاحب ملتان
4630	نعیم احمد صاحب بھٹی کراچی نمبر ۳
4330	مولوی فتح محمد صاحب ۲۸۵ - ای بی (منٹگمری)
4397	افتخار علی صاحب بہاول نگر
5053	ماسٹر عبدالعزیز صاحب علی پور گھلواں
5067	قاضی افتخار احمد صاحب ملتان
5292	مکرم لٹ رتا احمد صاحب دارالسلام کوہاٹ شہر
5701	محمد ابراہیم صاحب - داری نل روڈ

(باقی)

السابقون الاولون

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں پہل کرنے والی جماعتیں

جلسہ سالانہ میں اب بہت ہی تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے لیکن ابھی تک بہت سی جماعتوں نے چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کی طرف توجہ نہیں کی حالانکہ شروع سال سے ہی اس چندہ کی تحریک کی جا رہی ہے۔ بے شک بعض جماعتوں نے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی شروع کر دی ہے لیکن ابھی بہت کم رقم وصول ہوئی ہے صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کا قریباً نصف حصہ گزر چکا ہے اس لحاظ سے بھی سابقہ بقایا جات کے علاوہ سال رواں کے چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ کا کم از کم پچاس فیصدی حصہ وصول ہو جانا چاہیئے تھا جن جماعتوں نے اس حد تک ادائیگی کر دی ہے ان کے نام دعا کے لئے درج ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان میں سے جن جماعتوں کی وصولی سو فیصدی سے کم ہے انہیں چاہیئے کہ جلد بقایا پوری کر دیں اور دوسری تمام جماعتوں کو بھی اس اہم چندہ کی وصولی کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ ایک اہم جماعتی ضرورت ہے اور بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

سو فیصدی وصولی

۱- چک ۲۲۵ چچکانہ	۲- چک ۶۲ جنوبی	۳- چمن
۴- پنڈی بھٹیاں	۵- کوٹ نیناں	۶- لسراں

۸۰ فیصدی سے زائد وصولی

۱- میانوالی	۲- آدم پور	۳- چندر کے منگولے
۴- چک ۲۶ احمد آباد	۵- چک نمبر ۹	۶- دتیال گمیال
۷- کوٹ فتح خان	۸- چک ۳۶۸ ٹی ڈی اے	۹- ۴۵۵ چک ٹی ڈی اے
۱۰- چک ۲۴۵-ای	۱۱- چک ۲۰۰	۱۲- چک ۲۷۰ الف
۱۳- آصف آباد فارم		

ساٹھ (۶۰) فیصدی سے زائد وصولی

۱- لولہ	۲- کھائی کلاں	۳- چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال
۴- ۳۰۳ ر ب رام پور چوہلہ	۵- پیرکوٹ متصل احمد نگر	۶- بھاگو وال
۷- آئمہ قاضیاں	۸- کہوٹہ	۱۰- چک ۹۳ ٹی ڈی اے
۱۱- چک ۳۵۷ ڈبلیو بی	۱۲- چک ۱۲۲/۱۰-آر	۱۳- اہل پلاٹ
۱۴- رحیم آباد	۱۵- سنجر جانگ	۱۶- پنجو گڑھ

پچاس (۵۰) فیصدی یا زائد وصولی

۱- چک ۱۸ ایل	۲- چک ۸۶ ج دھول ہمرو	۳- چک ۲۰۳ گ ب
۴- آنبہ کرم پورہ	۵- کھیوالی کلاکالو	۶- بوبک مرالی
۷- حیدر کے سدوکے	۸- نورد	۹ گلگت
۱۰- چک ۲۲۶ ٹی ڈی اے	۱۱- دیپالپور	۱۲- چک ۱۸۴/۷-آر
۱۳- چک ۶۳ ڈی بی	۱۴- دادو	۱۵- جوہی
۱۶- ظفر آباد سٹیٹ دیہہ لوٹکا		

(ناظر بیت المال)

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے عہدیداران

سال رواں کے لئے مجلس ارشاد کے لئے مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مندرجہ ذیل عہدیداران مقرر کئے گئے ہیں:۔
نائب صدر- عطاء المجیب راشد- ایم اے سال اول معتمد انعام اللہ ہاشمی بی اے سال دوم نائب معتمد رضی اللہ - ایف اے سال دوم - (صدر مجلس ارشاد)

خدام الاحمدیہ کے بائیسویں سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف

(بقیہ صفحہ اوّل)

مزید برآں محترم مولوی محمد جی صاحب اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر احباب سے خطاب فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔

پھر افتتاحی اور اختتامی اجلاسوں میں خدام کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے بہت ایمان افروز خطابات سے مستفیض ہونے کے قیمتی مواقع میسر آئے۔ افتتاحی خطاب میں آپ نے خدام کو موجودہ نازک دور میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں کماحقہ ادا کرنے کی طرف بہت پر زور انداز میں توجہ دلائی اس کا مختصر خلاصہ ۲۳ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اختتامی اجلاس میں آپ نے خدام کو یہ امر یاد دلا کر کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے افراد کو منتخب فرمایا ہے انہیں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی زندگیوں کو غلبۂ اسلام کی آسمانی تقدیر کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور اس کوشش میں کامیاب ہونے کے لئے طبیعت لازمہ کو بروئے کار لائیں۔ یعنی جہاں ایک طرف خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور محبت کے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے چلے جائیں۔ وہاں بندگان خدا کے ساتھ ہمدردی کے جذبہ کو بھی اوج کمال پر پہنچانے کی کوشش کریں اور پھر پورے عزم و ثبات اور صبر و استقلال کے ساتھ غلبۂ اسلام کی جدوجہد جاری رکھیں آپ نے قرآن مجید کی بعض آیات کی بہت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے خدام پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی کی اہمیت واضح کی اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی کامیابی کے جو ذرائع بیان کئے ہیں ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ کے اس پُر معارف اختتامی خطاب کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔

تلقینِ عمل کا ایمان افروز پروگرام

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے افتتاحی اور اختتامی خطابات نیز قرآن مجید احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود کے پُر معارف دروس اور ذکر حبیب پر مشتمل ایمان افروز روایات کے علاوہ اجتماع کے پروگرام کا جو حصہ خدام کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان اور خاص جذب و کشش کا موجب ثابت ہوا وہ تلقین عمل پر مشتمل وہ اجلاس تھا جو ۲۰ اکتوبر کو نماز عشاء کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں محترم صاحب صدر اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بھی خدام کو اپنے نہایت پُر اثر خطابات سے نوازا اور انہیں نہایت احسن رنگ میں بہت ہی بیش قیمت نصائح فرمائیں یہ نصائح خدام کے علم و کردار کے ہر گوشے پر حاوی تھیں۔ آپ نے فخر و مباہات اور تمام وجود کے خیالات سے پاک ہو کر اپنے فرائض بجا لانے اپنی اپنی مجلس کے اراکین میں قومی اور ملی روح کو زندہ رکھنے، ذاتی مفاد پر قومی مفاد کو ہر حال مقدم رکھنے دینی اور دنیوی علوم سے آراستہ ہونے، تقویٰ اور پارسائی کا اعلیٰ نمونہ قائم کرنے نیز اور دیانت کو اپنا شعار بناتے نظروں کو دسیع کرنے اور ذہنوں کو جلا دینے، وقارِ عمل کو اپنا طرۂ امتیاز بنانے خدمت خلق کو اپنا مقصود قرار دینے، اپنی صحتوں کا خیال رکھنے، اپنی تنظیموں اور دیگر کاموں کو اس طور چلانے کہ جن کے نتیجہ میں تفرقہ اور شقاق پیدا نہ ہو بلکہ وہ جماعت کی ترقی اور مضبوطی کا موجب ثابت ہوں اور متعدد دیگر اہم امور سے متعلق نہایت بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ آپ نے یہ سب نصائح اس قدر سچے تلے اور دلوں پر اثر کرنے والے الفاظ میں فرمائیں کہ ایک ایک بات دلوں میں اترتی اور گھر کرتی چلی گئی۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف تحریرات کے نہایت ہی برموقع اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے۔ جس سے سامعین پر ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی اور وہ فرطِ انبساط سے جھوم اٹھے۔ علی الخصوص آپ نے اس امر پر زور دیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کا جو لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے اور ان کی آزادانہ جدوجہد کے لئے جو معین اور محدود دائرہ متعین کیا ہے خدام کو اس لائحہ عمل اور معین و محدود دائرہ کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے اور از خود اپنے لئے کوئی نیا اور جداگانہ پروگرام نہیں بنانا چاہیئے اسی میں ان کے لئے خیر و برکت ہے اور اسی طریق پر وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی علت غائی کو پورا کر کے اپنے آپ کو ایک فعال جماعت ایک فدائی جماعت اور قربانی و ایثار کرنے والی جماعت بنا سکتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے بہت ہی دلنشین انداز میں نماز باجماعت اور دیانت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور علی الخصوص اس امر کو ذہن نشین کرایا کہ تمام اخلاق حسنہ اس وقت ہی اخلاق حسنہ کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں جب آزمائش میں وہ پورے اتریں۔ اسکی مثال آپ نے یہ دی کہ موافق حالات میں بہادری دکھانا صحیح معنوں میں بہادری

نہیں لیکن ایسے وقت میں جب پاؤں اکھڑ جائیں اور شکست بظاہر یقینی نظر آنے لگے۔ اس وقت شجاعت کا مظاہرہ کرنا اصل بہادری ہے اس کے ثبوت میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے اسوۂ حسنہ کو پیش کر کے واضح کیا کہ کس طرح حضور نے اور حضور کے صحابہؓ نے کڑی آزمائش کے اوقات میں ثابت قدم رہ کر اخلاق فاضلہ کا نہایت شاندار مظاہرہ کیا اور اسی طرح ثابت کر دکھایا کہ بڑی سے بڑی آزمائش بھی انہیں صراط مستقیم سے ذرہ بھر بھی ہٹا نہیں سکتی۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے ردّ بلا کے فلسفہ پر بہت مسحور کن انداز میں روشنی ڈالی آپ نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ردّ بلا کے لئے اور قوم پر آنے والے زمانہ تاریکی کے دور کرنے کیلئے دو ہی چیزیں کارگر ہوتی ہیں ایک دعا اور دوسرے صدقہ لیکن صدقہ بکری یا کسی اور جانور کے گلے پر چھری پھیرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اپنے نفس کو قربان کرنے کا نام صدقہ ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ خدا نے ہمیں اسلام کے سر پر سے بلائیں دور کرنے اور اسے ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی فتح سے ہمکنار کرنے کے لئے چنا ہے ہم اسلام کی فتح کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں اسی طرح ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی شفایابی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں لیکن ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے نفس پر موت وارد کر کے اس کی قربانی دیں اور دیتے چلے جائیں کیونکہ اصل چیز نفس ہی کی قربانی ہے آپ نے تکبر و غرور اور رعونت سے بچنے نیز عاجزی تذلل اور خشوع و خضوع کو اختیار کر کے اپنے نفوس پر موت وارد کرنے پر زور دیا اور خبردار فرمایا کہ نفس سب سے بڑا زہر ہے لیکن اگر اسے کشتہ کر لیا جائے تو سب سے بڑا تریاق بھی یہی ہے

یہ تینوں تقریریں اپنے اپنے رنگ میں اس درجہ اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی اور مسحور کن تھیں اور ایسی بیش قیمت نصائح پر مشتمل تھیں کہ انہیں سن کر جملہ سامعین جن کی غالب اکثریت خدام پر مشتمل تھی روحانی کیف و سرور سے بھر گئے اور فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے۔

ایک نئی روایت کا قیام

امسال خدام کے اجتماع پر ایک نئی اور بہت ہی مستحسن روایت کا قیام بھی عمل میں آیا اور وہ یہ کہ امسال مجالس خدام الاحمدیہ کی طرح مجالس اطفال الاحمدیہ میں سے بھی کارکردگی کی بناء پر اوّل رہنے والی مجلس کو علم انعامی عطا کیا گیا۔ چونکہ سیالکوٹ کی مجلس اطفال الاحمدیہ امسال کارکردگی کی بناء پر جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ میں سے اول قرار پائی تھی اس لئے سب سے پہلا علم انعامی حاصل کرنے کا خصوصی امتیاز اس مجلس کے حصہ میں آیا یہ علم اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی درخواست پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنے دست مبارک سے قائد صاحب شہر سیالکوٹ و قائد صاحب ضلع سیالکوٹ کو عطا فرمایا اللہ تعالیٰ اس مجلس کو یہ اعزاز مبارک کرے اور دوسری مجلسوں کو بھی کارکردگی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجلس شوریٰ

اجتماع کے ایام میں خدام کی مجلس شوریٰ کا انعقاد بھی عمل میں آیا مجموعی طور پر شوریٰ کے چار اجلاس منعقد ہوئے جن میں تربیتی اور تنظیمی امور سے متعلق متعدد اہم فیصلوں کے علاوہ نئے سال کا میزانیہ بھی پاس ہوا۔ امسال ایک لاکھ بیس ہزار چھ سو تیس (۱,۲۰,۶۳۰/-) روپے پر مشتمل آمد و خرچ کا بجٹ منظور کرنے کی سفارش کی گئی

اجتماع کی ایک اور خصوصیت

امسال خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ اس کے متعدد اجلاس کو جہاں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنی شرکت سے نوازا وہاں اس کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۰ اکتوبر میں نگران بورڈ کے ممبران نے بھی ربوہ تشریف لا کر شرکت فرمائی چنانچہ اختتامی اجلاس میں جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والی مجالس اور ان کے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب، محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور، محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور اور محترم جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ نے تمام وقت تشریف فرما رہ کر اختتامی اجلاس کی جملہ کارروائی کو بچشم خود دیکھا اور اختتامی دعا میں بھی شریک ہوئے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسی کے احسان کے نتیجہ میں امسال خدام کا اجتماع اپنی بعض نمایاں خصوصیات کی وجہ سے تعلیم و تربیت اور دعاؤں اور ذکر الٰہی نیز حاضری کی کثرت کے باعث بہت کامیاب رہا۔ اور سابقہ اجتماعوں پر سبقت لے گیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

درخواست دعا

میرے بھائی عبدالکریم انور کے کندھے کا آپریشن ۲۵ تاریخ کو منگلا ڈیم میں ہوا ہے۔ سب بہن بھائی کامل شفایابی کی دعا فرمادیں۔ (امۃ القیوم گول بازار۔ ربوہ)

۲۔ مکرم محترم سید اقبال حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر میو ہسپتال لاہور میں بغرض آپریشن (PAB STATE) داخل ہوئے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔